

مختصر مسائل و احکام

رمضان، روزہ اور زکوٰۃ

www.KitaboSunnat.com

ایم پی سی
ابو عدنان محمد منیر قمر



توحید پبلیکیشنز بنگلور (انڈیا)



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

مختصر مسائل واحكام

رمضان‘ روزہ اور زکوٰۃ

تحریر: ابو عدنان محمد منیر قمر

ترجمان: سیرم کورٹ، الخبر (السعودیہ)

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

اشاعت کے دائمی حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	مختصر مسائل واحکام رمضان، روزہ اور زکوٰۃ
تالیف :	ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
کمپوزنگ :	شہادتتار
طبع دوم :	۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء
باہتمام:	توحید پبلیکیشنز، بنگلور

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1- توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن

بنگلور۔ فون. ۶۶۵۰۶۱۸

2- چارمینار بک سینٹر

چارمینا مسجد روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ ۱

3- میسور۔ فون. ۴۹۲۱۲۹

رابطہ: [E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com](mailto:tawheed_pbs@hotmail.com)



فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	فہرست مضامین	3	۲۰	اصحابِ رخصتِ قضاء	15
۲	حرفِ چند	5	۲۱	لیلۃ القدر اور اعتکاف	16
۳	مسائل واحکام رمضان وروزہ	6	۲۲	مباحاتِ اعتکاف	16
۴	فضائل و برکات	6	۲۳	ممنوعاتِ اعتکاف	17
۵	لغوی واصلاحی معنی	7	۲۴	شبِینہ	17
۶	سلامی یا استقبال کا روزہ	7	۲۵	صدقہ فطر	17
۷	رمضان کے دنوں کی تعداد	7	۲۶	نفلِ روزے	18
۸	ترکِ روزہ کا گناہ	7	۲۷	ممنوع روزے اور ممنوع انداز	20
۹	ہلالِ عید و رمضان کی شہادت	7	۲۸	عیدین کے مسائل	20
۱۰	اختلافِ مطالع	8	۲۹	روزہ داروں کیلئے ضروری نصیحتیں	24
۱۱	طویل الاوقات علاقوں میں روزہ	8	۳۰	خواتین کیلئے چند ضروری نصائح	27
۱۲	دعاءِ رویتِ ہلال	9	۳۱	رمضان وروزہ ضعیف احادیث	32
۱۳	نماز تراویح	9	۳۲	مختصر مسائل زکوٰۃ	43
۱۴	بچوں کے روزے	11	۳۳	قرآن شریف میں ہے	43
۱۵	سحری کے مسائل	11	۳۴	زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے حکم الہی	43
۱۶	افطاری کے مسائل	12	۳۵	نبی ﷺ نے فرمایا	44
۱۷	روزہ افطار کرنے کی دعاء	12	۳۶	زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط	44
۱۸	روزے کے مباحات	13	۳۷	مشرک کھاتہ (کمپنی)	45

۱۹	روزے کے مُطلات	14	۳۸	اموال زکوٰۃ۔ جن پر زکوٰۃ فرض ہے	45
نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۹	وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں	45	۴۷	بھیڑ بکریاں	48
۴۰	سونا اور چاندی کی زکوٰۃ	45	۴۸	کانیں اور معدنیات	48
۴۱	مال تجارت	46	۴۹	زکوٰۃ کی ادائیگی اور تقسیم	49
۴۲	زرعی پیداوار	46	۵۰	وہ لوگ جن پر زکوٰۃ حرام ہے	49
۴۳	غلوں اور پھلوں کا نصاب	46	۵۱	وہ لوگ جن کو صدقہ و زکوٰۃ دینا افضل ہے	49
۴۴	مویش	47	۵۲	زکوٰۃ کے مصارف و مقامات	50
۴۵	اُونٹ	47	۵۳	فہرست تراجم و تالیفات محمد منیر قمر	52
۴۶	گائے بھینس	48	۵۴	فہرست مطبوعات توحید پبلیکیشنز	56

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حرفِ چند

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا
هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ کے فضائل و مسائل اور احکام پر مشتمل ہماری ایک تفصیلی
کتاب طباعت کیلئے تیار ہے، لیکن اس پر کچھ وقت لگے گا، لہذا ہم نے سوچا کہ اُسکی طباعت
سے پہلے یہ مختصر رسالہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ امید ہے کہ ضروری مسائل اس
مختصر انداز میں آپ کیلئے باعثِ استفادہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو شرفِ قبولیت سے
نوازے، اور ہمارے لئے اور ہمارے معاون تمام دوست و احباب کیلئے دنیا و آخرت کی نجات
و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کی مبارک گھڑیوں میں آپ کی نیک خواہشات اور دعاؤں کا طالب۔

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

الخبر، سعودی عرب

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر 31952

۴ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت و ارشاد

۱۹ نومبر ۲۰۰۱ء

الخمر، الدمام، الطهر ان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مختصر مسائل واحکام رمضان و روزہ

فضائل وبرکات:

[1] رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل کیا گیا، لہذا یہ ”ماہ قرآن“ ہونے کا شرف رکھتا ہے۔

اسکا روزہ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔ (البقرہ: ۱۸۳، ۱۸۵)

نبی کریم ﷺ نے روزے کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے شمار فرمایا ہے۔ (بخاری ۱/۵۴۹)

[2] روزہ ایک ایسی انفرادی حیثیت والی عبادت ہے، جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”روزہ میرے لئے ہے اور اسکا اجر بھی میں ہی دوں گا“۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”ایمان و اخلاص کے ساتھ روزے رکھنے والوں کے پہلے تمام گناہ

بخشتے جاتے ہیں“۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[3] رمضان المبارک کی صرف ایک رات ”لیلۃ القدر“ کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ

(۸۳ سال ۴ ماہ) سے زیادہ ہے۔ (سورۃ القدر: ۳)

روزے کے فضائل وبرکات اور فوائد و ثمرات کے روحانی پہلو کے علاوہ اسکے طبی و نفسیاتی اور

مادی فوائد بھی بکثرت ہیں۔ (تفصیل کیلئے دیکھیے: ماہنامہ مجلہ ”منار الاسلام“ ابو ظہبی

جلد ۶ شماره ۹ بابت ۱۴۰ھ ۱۹۸۱ء تفسیر المنار علامہ رشید رضا مصری ۱۴۲/۲-۱۴۹

احکام الصیام ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی ص ۳۸-۴۰

لغوی واصلاحی معنی:

[4] الصوم (روزہ) کا لغوی معنی ”کسی کام سے رک جانا ہے“ جبکہ اصطلاحی اعتبار سے ”صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک پیٹ اور نفس کی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے“۔
(تفسیر ابن کثیر ۲/۲۱۳، تفسیر المنار ۲/۱۴۴ فتح الباری ۱۰۲/۴، نیل الاوطار ۲/۱۸۶)

سلامی یا استقبال کا روزہ:

[5] رمضان سے ایک دن پہلے استقبال و سلامی کا روزہ رکھنا یا رمضان کے آغاز و شعبان کی انتہاء میں شک کی وجہ سے روزہ رکھنا، سخت منع ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) شک کے دن کے روزے کو نبی ﷺ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے۔ (سنن اربعہ و ابن حبان و دارمی)

رمضان کے دنوں کی تعداد:

[6] اس بات پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ کوئی عربی یا قمری مہینہ (رمضان یا غیر رمضان) انیس (۲۹) دنوں سے کم اور تیس (۳۰) دنوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ (بداية المجتہد ۹۲/۲) یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

ترکِ روزہ کا گناہ:

[7] رمضان المبارک کے روزے بلا عذر شرعی ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ (کتاب الکبائر علا مہ ذہبی ص ۳۹)

ہلالی عید و رمضان کی شہادت:

[8] ایک عاقل و بالغ، نیک خصال و صدق مقال اور قوی نظر مسلمان شہادت دے کہ اس نے

چاند دیکھا ہے تو اگلے دن روزہ رکھا جائے گا۔ (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، بیہقی، دارمی)

البتہ عید کے چاند کیلئے دو آدمیوں کی گواہی چاہیئے۔ (ابوداؤد، نسائی، دارقطنی، احمد)

[9] اگر کوئی ایسی شہادت ہو جو شرعاً معتبر نہ ہو، تو ایسے موقع پر شہادت دینے والا خواہ واقع میں سچا

ہی کیوں نہ ہو، اسے اکیلے اپنی رویت پر عمل کر کے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور نہ ہی اکیلے عید کرنا

چاہیئے، بلکہ تمام مقامی مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ،

دارقطنی، بیہقی)

اگر رویت کی غلطی کی وجہ سے رمضان کا پہلا روزہ چھوٹ گیا ہو، اور ۲۸ روزوں کے بعد شوال کا

چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید کر لیں۔ لیکن عید کے بعد ایک روزہ قضاء کر لیں۔ سعودی عرب

خیجی ممالک میں ایسا ہو چکا ہے۔ (فتاویٰ اسلامیہ ۱۳۲۲-فتویٰ ابن باز)

اختلافِ مطالع:

[10] پوری دنیا میں چاند کا مطلع ایک نہیں ہو سکتا، لہذا اختلافِ مطالع کا اعتبار ہوگا۔ ہر ملک اپنی

رویت کا پابند ہے۔ (المغنی ابن قدامہ ۳۲۸/۴)

جہاں چاند نظر آجائے، وہاں سے مشرق کی جانب ۵۶۰ میل (۸۴۰ کلومیٹر) تک طلوعِ ہلال کا

اعتبار ہوگا۔ (فضائل واحکام رمضان، مولانا عبید اللہ رحمانی ص ۸-۱۲، جدید فقہی مسائل ص ۷۹-۸۰)

طویل الاوقات علاقوں میں روزے:

[11] قطبین اور ان کے قریبی طویل الاوقات علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور روزے کیلئے

دن رات یا سحری و افطاری کیلئے وہاں معتدل شب و روز والے علاقوں کی طرح ہی ہر ۲۴ گھنٹے

میں پانچ نمازیں اور بارہ ماہ مقرر کر کے ایک ماہ کے روزے رکھے جائیں گے۔ (صحیح مسلم

وشرح نووی ۶۵/۱۸/۹-۶۶، صحیح سنن ترمذی ۲۴۹/۲، جدید فقہی مسائل ص ۸۳-۸۶)

دعاءِ رُویۃ ہلال:

[12] رمضان، عید یا کسی بھی ماہ کا چاند پہلی مرتبہ دیکھیں، تو رُویۃ ہلال کی یہ دعاء کریں:

((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهْلُهُ، عَلَيْنَا بِأَلَمِنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْإِسْلَامِ وَالْتَوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ))
(ابن حبان، دارمی، مستدرک حاکم، مسند احمد)

یا یہ کہیں:

((اللَّهُمَّ أَهْلُهُ، عَلَيْنَا بِأَلَمِنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ،
رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ))
(ترمذی شریف)

[13] بوقتِ دعاء چاند کی طرف منہ کئے کھڑے نہ رہیں، بلکہ دیکھیں اور اپنی راہ لیں اور دعاء کرتے جائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، آثارِ حضرت علی و ابن عباس رضی اللہ عنہما)

نمازِ تراویح:

[14] قیامِ اللیل، قیامِ رمضان، صلوٰۃ اللیل، تہجد اور تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں، جن کی مسنون تعداد و ترسمیت گیارہ رکعتیں ہے۔ (صحیح بخاری مع فتح الباری ۲۵۱/۴/۳۳/۳، صحیح مسلم مع نووی ۱۷/۶/۳)

[15] نمازِ تراویح کی بڑی فضیلت ہے۔ یہ نماز تمام گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) البتہ یہ سنت ہے، فرض نہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)
اسکی جماعت بھی سنت ہے۔ نبی ﷺ نے تین دن جماعت کروائی تھی۔ (بخاری و مسلم)

[16] بیس تراویح والی مرفوع روایت صرف ایک ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (نصب الرایہ

زیلعی، آثار السنن نیموی، تحفۃ الاحوذی مبارکپوری) یہی معاملہ اس موضوع سے متعلقہ آثار

کا ہے۔ (فتح الباری و تحفۃ الاحوذی و زاد المعاد و نماز تراویح علامہ البانی)

[17] آئمہ و فقہاء و علماء احناف کی ایک معتد بہ تعداد نے گیارہ رکعت تراویح (مع وتر) کے ہی

سنت رسول ﷺ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (عمدۃ القاری عینی ۱/۷۷، نصب الرایہ

زیلعی ۱۵۲/۲، موطا امام محمد ص ۹۳ و ص ۱۳۸-۱۳۹، فتح القدیر شرح ہدایہ ۳۳۴/۱، التعلیق

الممجد عبدالحی لکھنوی ص ۱۳۸، ۹۳ و عمدة الرعاية حاشیہ شرح وقایہ ۱/۲۰۷ و تحفۃ

الاخیار ص ۲۸ و حاشیہ ہدایہ ۱۵۱/۱، المرقاة ملا علی قاری ۱۷۲/۲-۱۷۵، اوجز المسالك

مولانا محمد زکریا کاندھلوی، العرف الشذی علامہ انور شاہ کشمیری ص ۳۰۹، ۳۲۹،

فیض الباری ۲۲۰/۱، کشف الستر ص ۲۷، لطائف قاسمیہ مولانا نانوتوی مکتوب سوئم، فتح

سر المنان ص ۳۷، البحر الرائق ابن نجیم ۲/۶۶، ۷۲، حاشیہ علامہ طحطاوی بر در مختار

۳۹۵/۱، فتاویٰ شامی ۲۹۵/۱، حاشیۃ الاشباہ والنظائر للحموی ص ۹، شرح کنز الدقائق

ابو السعود ص ۳۶، مراقی الفلاح ابوالحسن ص ۲۷، ما ثبت بالسنة شیخ عبدالحق دہلوی

ص ۲۹۲ و مدارج النبوة ۲۶۵/۱، حاشیہ بخاری مولانا احمد علی سہارنپوری ۱۵۲/۱ و عین

الهدایہ ص ۵۲۲ و المفاتیح لا سرار التراویح ص ۹ مصفیٰ شرح مؤطا مع مسوئی شاہ ولی اللہ

دہلوی ۱/۱۷۷)

[18] نماز تراویح کے بعد دوبارہ باجماعت تہجد یا نوافل ادا کرنا ثابت نہیں، البتہ انفرادی طور پر

باعث اجر و ثواب ہے۔ (فتویٰ مولانا عبید اللہ عقیف ہفت روزہ اہلحدیث لاہور جلد ۲۰،

شمارہ ۲۱، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء)

بچوں کے روزے:

[19] بچوں کو روزے رکھوانا چاہیئے، تاکہ وہ عادی ہو جائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

سحری کے مسائل:

[20] روزہ کی صرف دل سے کی گئی نیت کافی ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ[ؒ] ۲۲/۲۱۷-۲۵۵، فتح الباری، ۱۳/۱ زاد المعاد ۲۰۱)

وَبَصُومٍ غَدٍ... کے الفاظ والی نیت مسنون نہیں بلکہ خود ساختہ ہے۔ (اشعة اللمعات شیخ عبدالحق دہلوی حنفی ص ۱۹، ہدایہ، عمدۃ الرعاۃ لکھنوی ص ۱۲۹، مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر اول مکتوب: ۱۸۶، بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۳)

[21] سحری کھانا نبی ﷺ کی سنت اور باعثِ برکت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اہل کتاب اور مسلمانوں کے روزوں میں فرق صرف سحری کھانا ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)
وہ چاہے ایک لقمہ (سنن سعید بن منصور) یا پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ (ابن عساکر، صحیح الجامع الصغیر ۴/۳۱۲) سحری کسی بھی حلال چیز سے ہو سکتی ہے، البتہ ”مومن کی بہترین سحری کھجور ہے“۔ (صحیح سنن ابی داؤد)

[22] رات کے آخری تہائی حصہ سے لیکر آذان تک سحری کھائی جاسکتی ہے، حتیٰ کہ آذان کے وقت تک کوئی کھاپی رہا ہے، اور آذان شروع ہوگئی تو وہ دورانِ آذان پانی وغیرہ پی سکتا ہے۔“ (صحیح سنن ابی داؤد) رات بھر کھاتے پیتے رہنا اور اصل سحری کے وقت سے پہلے ہی سو جانا

خلاف سنت اور باعثِ نجاست اور بے برکتی ہے۔

افطاری کے مسائل:

[23] سورج غروب ہوتے (آذان سنتے) ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ ”اسی میں خیر و بھلائی

ہے۔“ (صحیح بخاری و مسلم)

”افطاری میں بلاوجہ تاخیر کرنا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

[24] ”روزہ تازہ کھجور یا پھر خشک کھجور ورنہ پانی سے افطار کرنا مسنون ہے۔“ (ابوداؤد، حاکم

ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، دارمی، مسند احمد)

نمک سے روزہ افطار کرنے کا کوئی ثبوت ہماری نظر سے نہیں گزرا۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء:

[25] ((اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَيْ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ))

(سنن کبریٰ بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی، الزہد ابن المبارک)

اس دعاء والی حدیث کی سند پر شیخ غازی عزیر (الجمیل) نے کلام کیا ہے۔ (ترجمان دہلی جلد ۱۴،

شمارہ ۷، ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴ء) جبکہ علامہ البانی نے اسے مرسل (ضعیف) قرار دیتے ہوئے شواہد

کی بناء پر قوی کہا ہے۔ (تحقیق مشکوٰۃ ۶۲۱/۱، ارواء الغلیل ۳۸/۲)

بہر حال اس دعاء میں جو ((وَبِكَ أَمِنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ)) کے الفاظ ہیں، وہ ثابت

نہیں ہیں۔ البتہ ایک دوسری حدیث میں یہ دعاء بھی ہے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَتَّ الْأَجْرُ إِن شَاءَ اللَّهُ))

(ابوداؤد، السنن الکبریٰ نسائی، دارقطنی، مستدرک حاکم، ابن السنی)

افطاری کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن السنّی، ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن عساکر، تحقیق زادالمعاد ۵۲/۲، الارواء ۴/۴)

[26] روزہ افطار کروانے والے کو بھی روزے دار جتنا ثواب دیا جاتا ہے اور روزے دار کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، مسند احمد)

روزے کے مباحات (جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا):

[27] مسواک کرنا، صبح ہو یا شام اور مسواک خشک ہو یا تر۔ (ترجمة الباب بخاری، ترمذی، مسند احمد) سہ پہر کو مسواک کی ممانعت کا پتہ دینے والی روایت ضعیف و ناقابل حجت ہے۔ اور تر مسواک پر قیاس کرتے ہوئے ہی **[28]** منجن اور **[29]** ٹوتھ پیسٹ کا (احتیاط کے ساتھ) استعمال روا ہے۔ (فتاویٰ شیخ ابن باز، مجلہ الدعوة، شماره ۱۰۴۱ رمضان ۱۴۰۶ھ)

[30] بوقت ضرورت سالن چکھ کر تھوک دینا۔ (ترجمة الباب بخاری)

[31] کلی کرنا اور **[32]** احتیاط کے ساتھ ناک میں پانی ڈالنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم **[33]** بھول کر کچھ کھاپی لینا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[34] نہانا اور **[35]** سر پر پانی ڈالنا۔ (ابوداؤد، نسائی، مؤطا مالک، مسند احمد)

[36] جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[37] بیوی کا بوسہ لینا اور **[38]** بغلیں ہونا۔ (صحیح بخاری و مسلم) البتہ جسے اپنے نفس پر

اختیار نہ ہو اور بوس و کنار کے نتیجے میں جماع میں واقع ہو جانے کا خدشہ ہو، اسکے لئے یہ مکروہ

ہے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد)

[39] سیگی لگوانا، فصد کروانا یا کچھ لگوانا۔ (صحیح بخاری، دارقطنی، بیہقی)

[40] سرمہ لگانا۔ (ترمذی و الفتح الربانی) اسی کے تحت آنکھ میں قطرے (آئی ڈراپس) یا کوئی

دوسری دوا بھی آجاتی ہے۔ (فقہ السنہ) [41] بخور کرنا۔ [42] عطر لگانا۔ [43] جسم پر تیل

لگانا۔ [44] کوئی خوشبو سونگھنا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ، فقہ السنہ، تحفۃ الاحوذی)

اسی سے اگر بتی کے جواز کا بھی پتہ چلتا ہے۔ [45] خود بخود قے آجانا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن

ماجہ، ابن حبان، مسند احمد، حاکم) [46] نیکہ لگوانا (جودوائی ہو، غذائی نہ ہو)۔ (فتاویٰ

علماء حدیث، فتاویٰ ابن تیمیہ، فقہ السنہ، جدید فقہی مسائل، فتاویٰ ابن باز مجلۃ البلاغ

کویت، شمارہ ۶۵۰ رمضان ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء)

روزے کے مُبطلات (جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے):

[47] جان بوجھ کر کچھ کھاپی لینا۔ کیونکہ روزے کے دوران کچھ نہ کھانا پینا ہی تو روزے کا رکن

اعظم ہے۔ (☆ اور جہور اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء واجب ہے۔) [48] جماع کر لینا۔ (صحیح

بخاری و مسلم) اس پر بالاتفاق قضاء اور مرد پر کفارہ بھی ہے۔ یعنی اسکی جگہ ایک روزہ رکھے،

اور غلام آزاد کرے، یا مسلسل ساٹھ روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (بخاری و

مسلم، المغنی، فقہ السنہ) [49] عدا یعنی جان بوجھ کر قے کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ،

ابن حبان، مسند احمد، مستدرک حاکم) اور اس پر قضاء واجب ہے۔

[50] حیض و نفاس کا خون شروع ہو جانا، چاہے غروبِ آفتاب کے کچھ پہلے ہی کیوں نہ

آجائے۔ اس عرصہ میں پُھوٹی ہوئی نمازیں تو معاف ہیں، مگر روزوں کی قضاء واجب

ہے۔ (بخاری و مسلم، فقہ السنہ)

[51] کچھ نگل لینا، اگرچہ وہ چیز غذا کے طور پر استعمال ہونے والی نہ ہو۔ (المغنی)

[52] سحری و افطاری میں غلطی، یعنی قبل از وقت روزہ افطار کر لینا یا بعد از انتہاء سحری دیر تک

کھاتے پیتے رہنا، اس پر احتیاطاً اس دن کی قضاء ہے۔ (بخاری، المغنی، فقہ السنہ)

[53] جان بوجھ کر کسی طرح مادہ منویہ خارج کر لینا۔ (اس پر قضاء واجب ہے) البتہ محض نظریاً

سوچ سے ایسا ہو جائے، سوتے میں بد خوابی ہو جائے، یا ندی خارج ہو جائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فقہ السنہ)

اصحابِ رخصتِ قضاء:

[54] بیمار، جسے روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے، شفاء متاخر ہونے، یا اس کے مرنے کا ڈر ہو۔

(سورۃ البقرہ: ۱۸۵ و فقہ السنہ و احکام القرآن جصاص)

[55] دائم المرض آدمی ہر روزہ کے بدلے فدیہ دیتا جائے، اس پر قضاء بھی واجب نہیں۔ (الفقہ

علی المذاہب الاربعہ)

[56] عمر رسیدہ مرد یا عورت جسکے لئے روزہ رکھنا ممکن نہ ہو۔ وہ صرف فدیہ دے دیں۔ اور اگر

وہ فقیر بھی ہوں، تو ان پر فدیہ و قضاء کچھ بھی نہیں۔ (صحیح بخاری، الفقہ علی المذاہب

الاربعہ، تفسیر ابن کثیر، ارواء الغلیل، فتاویٰ علماء حدیث)

[57] حمل یا چھوٹے بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی قضاء کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ

ہر روزے کے ساتھ ہی فدیہ بھی دے دے۔ (بخاری، سنن اربعہ، فتاویٰ علماء حدیث)

[58] حیض و نفاس والی عورتیں، یہ بعد میں اتنے روزے قضاء کر لیں۔ (بخاری و مسلم)

[59] مسافر، (سورۃ البقرہ: ۱۸۵) جس سفر میں نماز قصر کی جاسکتی ہے، اسی میں روزہ بھی قضاء

کیا جاسکتا ہے۔

لیلۃ القدر اور اعتکاف:

[60] لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں سے ایک

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) ماہ رمضان ماہِ قرآن اور لیلۃ القدر، شبِ قرآن ہے۔ (سورۃ

البقرہ: ۱۸۵، سورۃ الدخان: ۳، سورۃ القدر: ۳)

اسی ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ (۸۳ سال ۴ ماہ) سے زیادہ ہے۔ (القدر: ۳)

اس رات کے اگلے دن کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی شعائیں نہیں ہوتیں۔ (مسلم)

یہ رات بالکل صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسمیں سکون و دلجمعی ہوتی ہے نہ گرمی اور نہ سردی ہوتی

ہے اور نہ صبح تک ستارے جھڑتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

[61] اسی کی تلاش میں اعتکاف کیا جاتا ہے، جو کہ سنتِ رسول ﷺ ہے۔ (بخاری و مسلم)

[62] اکیسویں شب کے آغاز میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائیں اور فجر پڑھ کر

جائے اعتکاف میں داخل ہو جائیں۔ (بخاری و مسلم، الفتح الربانی، فتاویٰ علماء حدیث)

[63] اعتکاف صرف مسجد (جامع مسجد) ہی میں ہو سکتا ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷، بخاری و

مسلم، تحفۃ الاحوذی، فقہ السنہ، فتاویٰ علماء حدیث)

مباحاتِ اعتکاف:

[64] اعتکاف کے دوران نہانا، تیل لگانا اور کنگا کرنا جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[65] گھر والوں سے ضروری بات کرنا اور انہیں باہر کے دروازے تک الودع کرنا۔ (صحیح

بخاری و مسلم)

[66] مسجد میں مخصوص جگہ (کپڑا وغیرہ لگا کر) بنالینا۔ (ابن ماجہ)

منوعاتِ اعتکاف:

[67] اعتکاف والا آدمی اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھو نہیں سکتا، نہ بوس و کنار کر سکتا ہے،

نہ کسی کے جنازے میں شرکت کر سکتا ہے اور نہ کسی مریض کی مزاج پرسی کر سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

[68] فضول گوئی سے بچیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ) البتہ مباح گفتگو وغیرہ میں کوئی حرج نہیں۔

(صحیح بخاری و مسلم)

شبینہ:

[69] تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم ختم کرنے والے کے بارے میں نبی ﷺ نے

فرمایا ہے کہ اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

نبی ﷺ نے ایک رات میں کبھی بھی پورا قرآن نہیں پڑھا، لہذا مروجہ شبینہ جائز نہیں۔

(زاد المعاد، فتاویٰ علماء حدیث، جدید فقہی مسائل)

اور ایک رات میں قرآن پڑھنے والی حضرت عثمان ؓ سے متعلقہ روایت ضعیف ہے۔

صدقہ فطر:

[70] صدقہ فطر فرض ہے۔ (سورۃ الاعلیٰ: ۱۴-۱۵، ابن ماجہ)

[71] یہ فضول گوئی و نازیبا بات کا کفارہ اور روزے کو پاک کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

[72] یہ ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض ہے اور اسکی مقدار ایک

صاع (2.50 کلوگرام) ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[73] یہ کھجور، گندم، جو، پنیر، کشمش (غلی کی اقسام) سے دیا جاسکتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

چاول، لگئی، چینا، جوار، مکئی، باجرہ، ماش، چنا، مٹر، انجیر اور خشک توت سے بھی فطرانہ نکالا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ علماء حدیث)

[74] حنابلہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک صرف غلے سے ہی فطرانہ دینا ضروری ہے۔ مالکیہ کے نزدیک نقدی میں فطرانہ کفایت تو کر جائے گا، مگر مکروہ ہے۔ البتہ احناف کے نزدیک نقدی بھی جائز ہے۔ بہر حال کسی خاص مجبوری کے سوا غلہ ہی دینا چاہیے، تاکہ نقدی کی شکل میں آج فطرانہ، پھر ہدی و قربانی اور پھر کہیں دیگر فرائض و اسلامی شعائر کی قیمت لگانے کا بھی نہ سوچا جانا شروع ہو جائے۔ (الفقہ علی المذہب الاربعہ، الفتح الربانی)

[75] نماز عید سے پہلے ادا کریں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[76] عید سے دو ایک دن پہلے ادا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔ (بخاری و مسلم)

[77] یہ بھی فقراء و مساکین، جہاد و مجاہدین وغیرہ ان آٹھوں مصارف میں صرف کیا جاسکتا ہے، جو مصارف زکوٰۃ ہیں۔ (سورۃ التوبہ: ۶۰)

[78] اجتماعی طریقہ اختیار کیا جائے تو بہتر ہے۔ پہلے مقامی مستحقین کو دیں، پھر جو بچ جائے دوسرے علاقوں اور ممالک کو بھی بالاتفاق بھیج سکتے ہیں۔ (الفتح الربانی، فقہ السنہ)

نفلی روزے:

[79] ”جس نے رمضان کا مہینہ روزے رکھے (30×10=300) اور پھر شوال کے بھی چھ (شش عیدی) روزے رکھ لئے (6×10=60) تو اس نے گویا ہمیشہ (سال بھر یعنی ۳۶۰ دنوں کے) روزے رکھے۔“ (صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

[80] نبی ﷺ ”ذوالحج کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے۔“ (ابوداؤد، نسائی،

بیہقی، مسند احمد)

[81] نو ذوالحج (یومِ عرفہ) کا روزہ اس سے پہلے اور پچھلے دو سالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا

کفارہ ہو جاتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

البتہ حاجیوں کے لئے بالاتفاق عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (الفتح الربانی)

[82] ماہِ محرم کے روزے رمضان کے بعد افضل ترین روزے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

خصوصاً یومِ عاشوراء (دس محرم) کا روزہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جاتا

ہے۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، بیہقی)

اسکے ساتھ ہی نومحرم کا روزہ ملا لینا بھی سنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[83] ماہ شعبان میں بھی نبی ﷺ بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

البتہ استقبالِ رمضان یا اسلامی، اسی طرح نصف شعبان کے روزے ثابت نہیں ہیں۔ جیسا کہ شروع میں بادلیل وحوالہ تذکرہ ہوا ہے۔

[84] ہر ماہ کے ایامِ بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھنا سنت و ثواب ہے۔ (صحیح مسلم)

ماہِ رمضان اور ایامِ بیض کے روزوں کا ثواب پورے سال کے روزوں جتنا ہو جاتا ہے (مسلم)

[85] ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔ (ترمذی و نسائی)

نبی ﷺ ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے، کیونکہ ان دنوں میں بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش

کئے جاتے ہیں۔ (ترمذی) سوموار کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور

نبی بنایا گیا تھا۔ (صحیح مسلم)

[86] صومِ داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی) کو نبی ﷺ نے افضل روزے قرار دیا

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

البتہ بلاناغہ ہمیشہ روزے رکھتے جانے والوں کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا“ (یعنی اس کا عمل بیکار گیا)۔ (صحیح مسلم)

[87] ہر ہفتہ اور اتوار کو بھی روزہ رکھنا چاہئے، تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت ہو جائے۔ (نسائی)

[88] نفلی روزہ جب چاہیں توڑ لیں، اس پر کوئی قضاء و کفّارہ نہیں ہے۔ (نیل الاوطار)

ممنوع روزے اور ممنوع انداز:

[89] عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

[90] ذوالحجّہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ (ایام تشریق) کے روزے بھی منع ہیں۔ (مسلم و احمد)

سوائے اسکے جسے ہدی (قربانی) کا جانور نہ ملے۔ (صحیح بخاری)

یعنی اسکے بدلے میں وہ دس روزوں میں سے تین اُن دنوں میں رکھ سکتا ہے۔

[91] شوہر موجود ہو، تو اسکی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (بخاری و مسلم)

[92] صرف جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا منع ہے۔ اس سے پہلے جمعرات یا بعد میں ہفتہ کا روزہ بھی

رکھے تو جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[93] اکیلے اتوار کا نفلی روزہ بھی منع ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ)

[94] شُک کے دن کا روزہ رکھنا (کہ شاید رمضان کا چاند نکل گیا ہو، مگر نظر نہ آیا ہو) یہ بھی ممنوع

ہے۔ جیسا کہ شروع میں باحوالہ بات گزری ہے۔

عیدین کے مسائل:

[95] جمہور علماء امت کے نزدیک نمازِ عید سنتِ مؤکدہ ہے۔ البتہ بعض نے فرض کفایہ اور

بعض نے واجب بھی کہا ہے۔ (الفروع للنووی، الفقہ علی المذہب الاربعہ، المغنی، الفتح الربانی، تمام المنہ، الروضہ الندیہ)

[96] یومِ عید سے پہلی رات کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں، البتہ بعض آثارِ

صحابہ رضی اللہ عنہم ملتے ہیں۔ (قیام اللیل مروزی)

[97] عید کے دن غسل کرنے کے مستحب ہونے کے بارے میں بھی بعض آثار ہی ملتے ہیں۔

(مسند احمد، مؤطا مالک)

[98] عیدین اور جمعہ کے دن خوبصورت لباس پہننا اور خوشبو لگانا چاہیئے۔ (بخاری و مسلم)

[99] عید الفطر کیلئے کچھ کھا کر (صحیح بخاری) اور عید الاضحیٰ سے آکر کھانا چاہیئے۔ (ترمذی،

ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد) عید الاضحیٰ کی سنت کو نصف دن کا روزہ کہنا جہالت ہے۔

[100] عیدین کیلئے مسنون و افضل یہ ہے کہ شہر سے باہر جا کر پڑھیں۔ البتہ بعض ضعیف

روایات سے مسجد میں پڑھنے کا اشارہ بھی ملتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم و

تلخیص الحیبر ابن حجر)

[101] عورتوں اور بچوں کو بھی عید گاہ جانا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[102] پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح عید گاہ جانا جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[103] عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدل لینا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[104] تکبیراتِ عید: (ا) ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ)) (مصنف عبدالرزاق)

(ب) ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ،

اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ) (مصنف ابن ابی شیبہ)

[105] عید الفطر کے دن، گھر سے نکلنے سے لیکر خطبہ شروع ہونے تک اور عید الاضحیٰ کے موقع پر

نوذوالحج (یومِ عرفہ) کی صبح سے لیکر ۱۳ ذوالحج کی عصر تک تکبیریں کہتے رہیں۔ (فتح الباری)

[106] نماز عید الفطر کا وقت سورج کے دو نیزے اور عید الاضحیٰ کا ایک نیزہ بلند ہونے سے

شروع ہو جاتا ہے۔ (التلخیص والارواء وفقہ السنہ)

[107] نماز عید کی دو رکعتوں سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت نماز ثابت نہیں۔ (بخاری و مسلم)

[108] نماز عید سے واپس لوٹ کر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔ (ابن ماجہ،

ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد)

[109] نماز عید کیلئے نہ آذان ہے، نہ اقامت۔ (زاد المعاد، فقہ السنہ)

[110] نماز عید کی صرف دو رکعتیں ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[111] نماز عید کی دو رکعتیں عام دو رکعتوں کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں۔ صرف پہلی رکعت میں

تکبیر تحریمہ اور دعاء استفتاح کے بعد سات اور دوسری رکعت میں تکبیر قیام کے بعد پانچ تکبیریں

اضافی کہی جاتی ہیں، جنہیں تکبیراتِ زوائد کہا جاتا ہے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی،

دارقطنی، مسند احمد، معانی الآثار طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ)

[112] احناف کے یہاں تکبیراتِ زوائد صرف چھ ہیں۔ تین پہلی رکعت میں قراءت سے

پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ لیکن اسکی دلیل والی روایت ضعیف ہے۔

(عون المعبود، تحفۃ الاحوذی، نیل الاوطار، الفتح الربانی)

[113] یہ تکبیراتِ زوائد سنت ہیں اور اگر بھول کر چھوٹ جائیں، تو اس پر سجدہ سہو بھی نہیں

ہے۔ (المغنی، نیل الاوطار)

[114] ان تکبیرات کے مابین کوئی ذکر و دعاء نبی ﷺ سے تو ثابت نہیں، البتہ ایک اثر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر دو تکبیروں کے مابین:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) کہیں۔

(بیہقی، معجم طبرانی کبیر)

[115] ان تکبیرات زوائد کے ساتھ ہر مرتبہ رفع یدین کرنا (دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھانا) چاہیئے۔ (مسند احمد، طبائسی، دارمی، بیہقی وغیرہ)

البتہ بعض علماء نے جنازہ و عیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کی عدم سنیت کے قول کو صحیح تر قرار دیا ہے۔ (تمام المنۃ، الارواء)

[116] نماز عید کی قراءت جہری ہے۔ (صحیح مسلم)

[117] نماز عید کے بعد امام کو خطبہ دینا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[118] خطبہ کا آغاز مسنون خطبہ سے ہی کرنا چاہیئے۔ (زاد المعاد)

جن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ تکبیرات سے آغاز ہو وہ ضعیف ہیں۔ (ابن ماجہ، بیہقی، مستدرک حاکم، المغنی، زاد المعاد، الارواء، فقہ السنہ)

[119] عیدین کا خطبہ ایک ہی مسنون ہے، جمعہ کی طرح دو نہیں۔ (الارواء، فقہ السنہ)

[120] عید گاہ میں منبر لیجانا جائز نہیں، امام ویسے ہی کھڑے ہو کر خطبہ دے (بخاری و مسلم)

۱۔ آئندہ چند صفحات میں مذکور پچاس (۵۰) نصیحتوں پر مشتمل ایک رسالہ دارالقاسم الریاض کی طرف سے شائع ہوا تھا اور یہ اسی کا اردو ترجمہ ہے

[121] عید کا خطبہ سننا سنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اگر کسی کو عذر و ضرورت ہو، تو بلا سنے نکل آنا جائز ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، مستدرک حاکم)

[122] عید کی نماز کے لئے بھی دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے۔ (صحیح بخاری)

[123] عید مبارک کہنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو:

((تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ)) کہا کرتے تھے۔ (فتح الباری، تمام المنہ)

[124] نماز عید کے بعد معانقہ (گلے ملنا) ثابت نہیں۔ (فتاویٰ علامہ شمس الحق عظیم آبادی، صاحبِ عون المعبود)

[125] عید و جمعہ ایک ہی دن میں آجائیں تو جمعے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ (صحیح بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم)



روزہ داروں کیلئے چند ضروری نصیحتیں ۱

- 1 - روزے کے صرف طبی و معاشرتی پہلوؤں اور فوائد کو ہی مد نظر نہ رکھیں اور یہ نہ بھول جائیں کہ یہ اللہ کی ایک عظیم عبادت ہے۔
- 2 - راتوں کو جاگ جاگ کر دن اور دنوں کو سو سو کر راتیں نہ بنادیں۔
- 3 - فرض نمازوں سے سوئے نہ رہیں، خصوصاً نماز ظہر و عصر سے۔
- 4 - رنگارنگ کھانوں اور مشروبات میں فضول خرچی نہ کریں۔
- 5 - بے فائدہ امور اور لالچ یعنی لہو و لعب یا کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں۔

- 6 - سحری قبل از وقت کھا کر سوجانا، نماز فجر کے قضاء کر دینے کا سبب بنتا ہے۔
- 7 - افطار سے تھوڑا قبل جنونی تیز رفتاری سے گاڑیاں چلانا خطرے سے خالی نہیں۔
- 8 - روزے کے دوران سخت مزاجی اور دوسروں سے گالی گلوچ نہ کریں۔
- 9 - نماز تراویح کو درمیان میں ہی چھوڑ کر نہ نکل جائیں۔
- 10 - کھیل کود کیلئے گلیوں اور سڑکوں کے کناروں پر جمع نہ ہوں۔
- 11 - جھوٹ، غیبت و چغلی اور ممنوع مذاق سے اپنے روزے کی روح کو مجروح نہ کریں۔
- 12 - رمضان کے مہینہ کو سُستی و کاہلی اور بکثرت سونے کا موسم نہ بنالیں۔
- 13 - رمضان میں اللہ کی عبادت کر کے اور رمضان سے پہلے اور بعد میں عبادت سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ”رمضانی“ نہ بنالیں بلکہ ہمیشہ عبادت گزار رہ کر رحمانی بنیں۔
- 14 - رمضان میں تو مساجد میں حاضر مگر بعد میں مساجد سے منہ موڑ لینے والا رویہ نہ اپنائیں۔
- 15 - آذان کے شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا چاہیئے، آذان کے وسط یا آخر تک ہی کھاتے پیتے نہیں رہنا چاہیئے۔
- 16 - بعض لوگ اگر بھول کر کچھ کھا پی لیں تو اُسے بڑا برا محسوس کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کو مجروح کر دیتا ہے، اور اس کے صحیح ہونے میں شک کرنے لگتے ہیں، جبکہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ایسے شخص پر کوئی مواخذہ نہیں، اُسے تو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔
- 17 - اگر کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو سمجھدار لوگ اسے یہ نہیں بتاتے کہ بھی تمہارا روزہ صحیح ہے جسکے نتیجہ میں وہ کھلے عام کھانے پینے لگتا ہے اور اسے دیکھ کر فاجر و فاسق لوگوں کو بھی ہمت ملتی ہے کہ وہ بھی رمضان میں دن کے وقت کھاتے پیتے پھریں۔

- 18 - آذان ختم ہو جانے کے بعد تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا غلط ہے، جبکہ نبی ﷺ کا حکم اور سنت یہ ہے کہ غروب آفتاب پر فوراً روزہ افطار کر لیا جائے۔
- 19 - بعض لوگ دوپہر [زوال] کے بعد مسواک نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کے صحیح ہونے میں نقصان دہ ہے، جبکہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں صبح، دوپہر، سہ پہر، سارا دن مسواک کیا کرتے تھے۔

- 20 - اگر کوئی جماع کر لے یا احتلام ہو جانے سے جُنْبی [جس پر غسل فرض ہوتا ہے] ہو جائے اور اسی حالت میں اسے سحری کا وقت ہو جائے تو وہ اُسے بڑا اُمحسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح روزہ خراب ہو جاتا ہے، حالانکہ نبی ﷺ کو جُنْبی ہونے کی حالت میں سحری ہو جاتی، آپ ﷺ کھانا کھا لیتے اور پھر فجر کیلئے غسل فرماتے اور روزہ پورا کیا کرتے تھے۔
- 21 - روزے کے بہانے سے اپنے کام اور سرکاری ذمہ داریوں میں کوتاہی کرنا صحیح نہیں، روزہ تو اللہ کو نگران سمجھنے کے سلسلہ میں تربیتِ نفس کی ایک بہترین ٹریننگ ہے۔
- 22 - بعض لوگ رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ﴾ (سورة البقرہ: ۱۸۷)

”روزے کی رات کو تمہارے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔“

- 23 - بعض لوگ اپنے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتے ہیں کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے، اور ان کے لئے روزے فرض نہیں، اور ڈرتے اس بات سے ہیں کہ روزے رکھنے سے کمزور ہو جائیں گے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو نیکی و اطاعت کے کاموں کی باقاعدہ

مشق کروایا کرتے تھے، اور روزے رکھواتے تھے جبکہ وہ بچے بھی ابھی چھوٹی عمروں کے ہوتے تھے، کمسنی اور روزے کی وجہ سے عصر کے بعد وہ بھوک سے رونے لگتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں کھلونے دے دیتے تاکہ انہیں دیکھ کر کھیلنے لگیں اور کھانے کا خیال چھوڑ دیں۔

24 - کچھ لوگ نمازِ عشاء کے باجماعت فرض ادا کرنے سے محض اس لئے رہ جاتے ہیں کہ وہ جس امام کے ساتھ تراویح پڑھنے کے عادی ہیں، وہ اسی تک ہر شکل میں پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے، حالانکہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ فرضوں سے بھی زیادہ اہتمام نفلوں کا کرے، اور نمازِ عشاء فرض ہے، جبکہ نمازِ تراویح نفل و سنت۔

25- طویل اوقات صرف جرائد و مجلات اور اخبارات و رسائل پڑھنے میں ضائع کر دیئے جاتے ہیں، جبکہ ان میں سے اکثر لایعنی و بے سود اور رضاءِ الہی کے منافی ہوتے ہیں۔

26- نمازِ تراویح میں بعض لوگ بڑے زور و زور سے روتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے تشویش کا باعث اور انکے خشوع و خضوع میں خلل کا سبب بنتا ہے۔

روزہ دار خواتین کے لئے

چند نصائح

27/1 - خواتین کا اکثر وقت کچن میں ہی گزر جاتا ہے اور وہ رمضان کی قیمتی گھڑیوں کو اللہ

عزّ و جلّ کی اطاعت میں گزار کر اپنے لئے زادِ راہ جمع کرنے میں کوتاہی کر جاتی ہیں۔

28/2- بعض خواتین روزے کی حالت میں دن کے وقت مہندی لگانے کو اچھا نہیں سمجھتیں اور

یہ خیال کرتی ہیں کہ اس طرح روزہ ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ مہندی لگانے سے روزہ ہرگز نہیں ٹوٹتا۔

29/3- بعض خواتین روزے کی حالت میں سالن وغیرہ چکھنے کو صحیح نہیں سمجھتیں، اور انکا خیال

ہوتا ہے کہ کہیں روزہ نہ ٹوٹ جائے، حالانکہ اگر عورت کچھ نکل نہ لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

30/4- بعض عورتیں نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مساجد میں جاتی ہیں تو اپنے وہ بچے بھی

مسجد میں لے جاتی ہیں جو آداب مسجد نہیں جانتے، وہ شور مچاتے ہیں اور بھاگ دوڑ کر کے

جہاں مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہیں وہیں نمازیوں کے لئے تشویش کا باعث بنتے ہیں۔

31/5- بعض خواتین جماعت کے ساتھ اسوقت آکر ملتی ہیں جب امام ایک دو رکعتیں پڑھ چکا

ہوتا ہے اور جب امام سلام پھیرتا ہے تو وہ بھی ساتھ ہی سلام پھیر لیتی ہیں اور اپنی چھوٹی ہوئی

رکعتیں قضا نہیں کرتیں، حالانکہ انکے لئے چھوٹی ہوئی رکعتوں کا پورا کرنا فرض ہے۔

32/6- نماز میں صفیں سیدھی نہیں کرتیں اور نہ ہی اپنے درمیان کی خالی جگہیں پر کر کے باہم مل

کر کھڑی ہوتی ہیں حالانکہ جب وہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں تو انکے لئے ضروری ہے کہ

وہ نہ صفوں میں خلل پیدا کریں نہ اپنے مابین جگہ خالی چھوڑیں۔

33/7- بعض عورتیں بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے ہی خون منقطع ہو جانے سے

پاک ہو جاتی ہیں لیکن چالیس دن پورے ہونے تک وہ روزہ نہیں رکھتیں، حالانکہ عورت پر فرض

ہے کہ جب خون نفاس منقطع ہو جائے تو وہ غسل کرے، نمازیں پڑھے اور روزے رکھے، چاہے

ابھی چالیس دن پورے نہ بھی ہوئے ہوں۔

34/8- کچھ خواتین نماز تراویح کی جماعت میں شرکت کرنے کے لئے اجنبی (غیر محرم) ڈرائیور

کے ساتھ تنہا مسجد جاتی ہیں، اس طرح وہ ایک مباح یا مستحب عمل کے لئے ایک شرعی حکم کی مخالفت

کا ارتکاب کرتی ہیں۔

35/9- بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر فجر سے پہلے خون حیض ونفاس منقطع ہو جانے سے پاک بھی ہو جائیں مگر آذان فجر سے پہلے پہلے غسل نہ کر پائیں تو ان کا روزہ صحیح نہ ہوگا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے میں رکھا ہوا روزہ صحیح ہے اور جائز ہے کہ وہ آذان فجر کے بعد غسل کر لے۔

36/10- کچھ عورتیں ماہ رمضان میں بڑی مستعدی سے عبادت و اطاعت میں لگی رہتی ہیں اور جیسے ہی ماہواری (حیض) آجائے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جاتی ہیں، حالانکہ کتنے ہی ایسے اعمال صالحہ ہیں جو وہ ان ایام میں بھی کر سکتی ہے، جیسے دعاء، ذکر الہی، توبہ و استغفار، تسبیح، صدقات و خیرات، نبی ﷺ پر درود و سلام، قرابت داروں سے صلہ رحمی و خیر خواہی، لوگوں سے حسن سلوک و نیکی، زبان کی حفاظت وغیرہ وغیرہ۔

37/11- بعض عورتیں جب نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آتی ہیں تو وہ بڑی مہک دار خوشبوئیں لگا کر آتی ہیں، حالانکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

38/12- بعض خواتین جب تراویح پڑھنے کے لئے مسجد جاتی ہیں تو وہ مکمل اسلامی پردے سے نہیں ہوتیں جو کہ دوسروں کے لئے باعثِ فتنہ اور خود ان کے لئے ایک ممنوع کام کے ارتکاب کا باعث ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، کیونکہ عورتوں کو پردہ کرنے اور زیب و زینت کو ظاہر نہ کرنے کا حکم ہے۔

39/13- بعض خواتین خود پسندی اور غرور و تکبر میں اس حد تک مبتلا ہو جاتی ہیں کہ وہ یہ سمجھنے لگتی ہیں کہ وہ دوسری تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اس تکبر و خود پسندی نے بڑی بڑی صالح خواتین کی کثیر تعداد کو ہلاک کیا ہے۔

40/14- کچھ عورتیں وہ ہیں جو نماز تراویح کے لئے مسجد جائیں تو ٹکڑ کر کے (خوشبو لگا کر) جاتی ہیں، جبکہ یہ ممنوع ہے۔

41/15- کئی خواتین مسجد میں گریہ و بکاء یا دعاء کرتے وقت اپنی آوازیں بلند کر دیتی ہیں، جبکہ یہ ایک فتنہ ہے، جس سے اللہ نے عورت کو منع فرمایا ہے۔

42/16- بعض عورتیں بچوں کی پرواہ کئے بغیر انہیں چھوڑ کر مسجد چلی جاتی ہیں، حالانکہ عورت کے مسجد میں جا کر نماز پڑھنے سے بچوں کی صحیح نگہداشت اور بہتر تربیت کرنا زیادہ کارثواب ہے۔

43/17- اکثر عورتیں رمضان المبارک میں بھی چغلی وغیبت اور اول فول باتوں سے باز نہیں آتیں، جبکہ یہ انکے لئے اجر و ثواب کے ضیاع بلکہ الٹا باعثِ گناہ ہے۔

44/18- ہر نیک کام کرنے کو ٹالتے جانا، جیسے تلاوتِ قرآن ہے تو ظہر کے وقت کہا کہ عصر کو کروں گی، عصر کا وقت آیا تو کہا کہ رات کو کروں گی حتیٰ کہ اسی طرح ٹال مٹول کرتے کرتے سارا ماہ رمضان المبارک گزر جاتا ہے اور ایک مرتبہ بھی پورا قرآن نہیں پڑھ پاتیں۔

45/19- بعض عورتوں نے رمضان المبارک کے مہینے کو کابلی و سستی اور نیند کا مہینہ بنا رکھا ہے، سارا دن یا دن کا اکثر حصہ سوتے گزار دیتی ہیں اور انہیں روزے کی اصل لذت اور اسکی مشروریت کی اصل حکمت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

46/20- کچھ خواتین رمضان المبارک میں نشر ہونے والے انعامی پروگراموں (ریڈیو، ٹی وی، اخبارات وغیرہ) میں شرکت کرتی اور انہی کے پیچھے لگی رہتی ہیں اور اسی جھنجٹ میں عبادت و ذکرِ الہی اور تلاوتِ قرآن کو وقت دینے سے محروم رہ جاتی ہیں۔

47/21- بعض عورتیں اپنی بیٹیوں کو صحیح تعلیم و تربیت نہیں دے پاتیں، خصوصاً انہیں بلوغت کی

نشانیاں حیض کے احکام و مسائل، روزے اور نماز کی شرائط و طریقہ نہیں بتاتیں، نتیجہ یہ کہ لڑکیاں بڑی عمر کی ہو کر بھی روزہ نہیں رکھتیں اور جہالت و لاعلمی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ لڑکی نے روزہ رکھا ہوا ہے، حالانکہ وہ حیض کے ایام میں ہے، یہ سب اس لئے ہے کہ ماں نے یہ مسائل ہی نہیں سکھائے جو کہ اس کا فرض ہے۔

48/22- کچھ خواتین تو ایسی بھی ہوتی ہیں کہ وہ تراویح کی غرض سے مسجد میں آتی ہیں، وہاں کسی پہچان والی کے ساتھ بیٹھ گئیں اور اپنے دکھڑے کھول بیٹھیں، اپنے معاملات و مشکلات پر گفتگو کرنے لگیں اور ممکن ہے کہ وہ بھی کوئی ضروری چیزیں نہ ہوں، محض کپڑوں اور لباس و پوشاک کے معاملے میں باتیں کرنے میں تراویح میں شرکت سے رہ جائیں، جسکے لئے اصلاً وہ آئی ہیں۔

49/23- اکثر عورتیں ماہ رمضان میں بکثرت بازار جاتی ہیں اور اس کا سبب عید کے لئے لباس خریدنا ہوتا ہے اور خصوصاً عشرہ اخیرہ (ثلث اخیر) میں جو کہ ماہ رمضان کی افضل ترین تہائی ہے، اس طرح وہ بکثرت بازار نکل کر مخلوق کے لئے فتنہ کا باعث بنتی ہیں، اپنا وقت ضائع کرتی ہیں، ممنوع فعل کی مرتکب ہوتی ہیں اور ان مبارک راتوں کا اجر و ثواب بھی گنوا تی ہیں۔

50/24- بعض بہنیں روزے کی وجہ سے بڑی ترش روئی بلکہ بد اخلاقی کا مظاہرہ کرتی ہیں، آپ دیکھیں گے کہ وہ جلد غضبناک ہو جاتی ہیں اور معمولی معمولی بات پر گالی گلوچ پر اتر آتی ہیں حالانکہ واجب یہ ہے کہ وہ روزے جیسی عبادت کی ادائیگی کے دوران اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں۔



رمضان و روزہ سے متعلقہ

۶۶ ضعیف احادیث

رمضان المبارک میں بعض احادیث و روایات کا اکثر ذکر ہوتا ہے، حالانکہ وہ ضعیف و کمزور اور ناقابلِ حجت و استدلال ہیں، جن میں سے اڑھتّر (۷۷) روایات درج ذیل ہیں:

1- روزے دار کا سونا عبادت، خاموشی تسبیح، دعاء مقبول اور اجرِ عمل کئی گنا ہے۔ (ضعیف الجامع الصغیر ۲/۳، سلسلۃ الأحادیث الضعیفہ: ۳۷۸۴)

2- روزہ رکھو، صحت مند رہو۔ (ضعیف الجامع ۲/۳، الضعیفہ: ۲۵۳، ضعیف الترغیب: ۵۷۳)

3- جس نے بیماری یا عذر کے بغیر رمضان کا ایک بھی روزہ چھوڑا، وہ اگر ساری عمر بھی روزے رکھتا رہے، اسکی کمی پوری نہیں کر پائے گا۔ (ضعیف الجامع ۱۷/۵، ضعیف الترغیب والترہیب: ۶۰۵)

4- جسے مکہ میں ہوتے ہوئے رمضان آگیا اور اس ماہ کا جتنا حصہ ممکن ہو وہ مکہ میں مقیم رہا، اللہ اسکے لئے ایک لاکھ رمضان کا ثواب اور ہر دن کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۵۶/۵)

5- اگر عبادت گزاروں کو پتہ چل جائے کہ رمضان المبارک میں کیا (فضائل و برکات) ہیں تو وہ تمثّنی کریں کہ کاش سارا سال ہی رمضان ہو (ضعیف بلکہ موضوع الاحادیث الموضوعہ ص: ۸۸)

6- صرف ”رمضان“ نہ کہو، کیونکہ ”رمضان“ تو اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، تم ”ماہ رمضان“ کہا کرو۔ (الاحادیث الموضوعہ للشوکانی ص: ۸۷)

7- ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (الاحادیث الموضوعہ للشوکانی، الاحادیث

الواہیۃ ۴۹/۲، ضعیف الجامع ۲۹۰/۳)

8- جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے دربان فرشتے ”رضوان“ کو حکم دیتا ہے کہ جنت کے دروازے کھول دو، اور جہنم کے دربان فرشتے ”مالک“ کو حکم دیتا ہے کہ جہنم کے دروازے بند کر دو۔ (الموضوعات ص: ۸۷)

9- اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی تاریخ کو (بلا استثناء) تمام مسلمانوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔
(الموضوعات لابن الجوزی ۱۹۰/۲، العلل المتناہیۃ لابن الجوزی ۴/۲)

10- روزہ دار کے جسم کا رُواں رُواں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے، قیامت کے دن روزہ دار مردوں اور عورتوں کے لئے عرش الہی کے نیچے دسترخوان لگایا جائے گا۔ (الاحادیث الموضوعہ ص: ۹۰)

11- جو شخص رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے، وہ کفارہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے اور اگر اس سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر تیس روزہ داروں کو کھجوروں {۳۰ صاع یعنی ۵ کلو گرام کھجور} کا کھانا کھلائے۔ (من گھڑت، ضعیف الجامع ۱۷۳/۵، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۶۲۳)

12- رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ دس لاکھ (ایک روایت: چھ لاکھ) ایسے لوگوں کو جہنم سے آزادی کرتا ہے، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی۔ (باطل ولا اصل الموضوعات ۱۹۱/۲)

13- جس نے مالِ حلال سے کھجور خرید کر اس سے روزہ افطار کیا اسکی نماز کا ثواب چار سو گنا کر دیا جاتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعہ ص: ۹۳)

14- اگر اللہ تعالیٰ اہل آسمان اور اہل زمین کو بولنے کی اجازت دے، تو وہ سب رمضان کا روزہ رکھنے والوں کو جنت کی بشارت دیں۔ (الموضوعات لابن الجوزی ۱۹۲/۲، الاحادیث الموضوعہ ص: ۹۰)

15- اللہ تعالیٰ عبادت گزار نو جوان پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور کہتا ہے: میرے بندے کی طرف دیکھو جس نے میری خاطر حلال تسکین شہوت چھوڑی ہوئی ہے۔ (اور اپنی جوانی میری خاطر صرف کر دی ہے) وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں جیسا ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۰۹/۲، الضعفاء ابن عدی)

16- پانچ چیزیں روزہ اور وضوء توڑ دیتی ہیں: جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم، شہوت کے ساتھ کسی کو دیکھنا۔ (ضعیف الجامع ۱۲۴/۲، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ۱۷۰۸)

17- روزے دار عبادت میں شمار ہوتا ہے، جب تک کہ وہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے اور اسے اذیت نہ پہنچائے۔ (العلل للدار قطنی ۲۳۰/۳)

18- روزے دار صبح سے شام تک عبادت میں شمار ہوتا ہے جب تک کہ وہ کسی کی غیبت نہ کرے، جب اس نے غیبت کی اس نے اپنا روزہ توڑ لیا۔

19- روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ جھوٹ یا غیبت سے وہ اسے توڑ نہ لے۔ (ضعیف الجامع ۳۵/۱-۲۱۹/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ۲۶۲۲)

20- اگر کوئی جمعہ کا دن (گناہ سے) سلامت رہا تو وہ پورا ہفتہ سلامت رہے گا، اور جب پورہ رمضان سلامت رہا تو سارا سال ہی سلامت رہے گا۔ (الموضوعات ۱۹۲/۲، الاحادیث الموضوعہ ص: ۹۳)

21- جنت سال بھر ماہ رمضان کے لئے جنتی رہتی ہے۔ (العلل المتناہیۃ ۴۶/۲)

22- رمضان المبارک کی پہلی رات اللہ روزے دار بندوں پر نظر ڈالتا ہے اور جب اللہ کسی بندے پر نظر ڈال دے، تو پھر اسے عذاب نہیں کرتا۔ (الاحادیث الموضوعہ ص: ۸۸)

23- تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا: روزہ افطار کرنے والا، سحری کھانے والا اور میزبان، اور تین آدمیوں سے انکی بد اخلاقی پر سوال نہیں ہوگا: بیمار، روزہ دار اور حاکم عادل۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۰)

24- جس نے رزق حلال سے کسی کا روزہ افطار کرایا، اسکے لئے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۲)

25- اللہ تعالیٰ نے کراماً کا تین کو حکم دے رکھا ہے کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ لکھے جائیں۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۲)

26- جس نے مال حلال کی کھجور سے روزہ افطار کیا، اسکی نمازوں میں چار سونمازوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۳)

27- جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر ترک کیا، وہ اسکے بدلے میں تین روزے رکھے، اور جو دو روزے چھوڑے، وہ ساٹھ روزے رکھے، اور جس نے تین روزے ترک کئے، وہ نوّے روزے رکھے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۴)

28- ایام بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزے رکھو، پہلے دن کے روزے کا ثواب تین ہزار سال کے روزوں کے برابر ہے، دوسرے دن کے روزے کا دس ہزار سال اور تیسرے دن کے روزے کا بیس ہزار سال کے روزوں کے برابر ہے، ایک روایت میں دس ہزار، ایک لاکھ اور تین لاکھ کے برابر آیا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۵)

29- رجب اللہ کا مہینہ ہے، جس نے رجب کے دو روزے رکھے، اسکے لئے دو گنا اجر ہے، اور ایک گنا کا وزن ایک پہاڑ کے برابر ہے۔ (ضعیف الجامع ۸۰/۳، الموضوعه ص: ۱۰۰)

30- مجھے سب سے پیارا بندہ وہ ہے، جو سب سے جلدی روزہ افطار کرتا ہے۔ (ضعیف الجامع

۱۰۸/۲، مشکوٰۃ: ۱۹۸۹، بتحقیق الالبانی)

31- تین آدمیوں کی دعاء اللہ رد نہیں کرتا، روزہ دار، جب تک کہ افطار نہ کر لے، مظلوم، جب

تک کہ وہ غلبہ نہ پالے اور مسافر، جب تک کہ وہ واپس نہ لوٹ آئے۔ (ضعیف الجامع ۴۹/۳)

32- جس نے تین کام کئے، وہ روزہ رکھنے کی طاقت پالیتا ہے، کچھ پینے سے پہلے کھالے، سحری

کھائے، قیلولہ کرے۔ (ضعیف الجامع ۵۵/۳)

33- تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں: سیگی یا فصد، قے، احتلام۔ (ضعیف الجامع ۶۱/۳)

34- تین آدمی اگر مال حلال سے کھائیں پیئیں تو ان کا اس سلسلہ میں کوئی حساب کتاب نہیں لیا

جائے گا: روزہ افطار کرنے والا، سحری کھانے والا، اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا۔ (ضعیف

الجامع ۶۵/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۶۳۱)

35- جس نے رمضان کا ایک روزہ چھوڑا اور اس کی قضاء کرنے سے پہلے فوت ہو گیا، اس پر ہر

دن کے بدلے ایک مسکین کے لئے ایک مدّ غلہ دینا ضروری ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۷۳/۵)

36- رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد والے مہینے کے، اور ہر بدھ و جمعرات کے، تب تم

ہمیشہ کے روزہ دار شمار ہو گے۔ (ضعیف الجامع ۲۶۹/۳، مشکوٰۃ: [۲۰۶۱]، ضعیف الترغیب)

37- حضرت داؤد علیہ السلام والا روزہ رکھو، ایک دن روزہ، ایک دن چھٹی، یہ اللہ کے نزدیک سب

سے زیادہ پسندیدہ روزے ہیں، اور وہ وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے تھے، اور جب کسی

سے ملتے ہیں تو راہِ فرار اختیار نہیں کیا کرتے تھے۔ (ضعیف الجامع ۲۷۰/۳)

38- ماہِ صبر ”رمضان“ کے روزے رکھو اور ہر ماہ کے تین روزے رکھو اور حرمت والے

مہینوں (محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ) کا ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی کرو۔ (ضعیف الجامع ۲۷۰/۳، ضعیف الترغیب)

39- جس نے رمضان کو پایا اور اس پر سابقہ رمضان کے کچھ روزوں کی قضاء باقی ہے، اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ وہ سابقہ روزے قضاء نہ کر لے۔ (ضعیف الجامع ۱۵۷/۵، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۸۴۰)

40- شوال کے روزے رکھو۔ (ضعیف الجامع ۲۶۹/۳، ضعیف الترغیب)

41- سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسے ہی ہے، جیسے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا ہوا۔ (ضعیف الجامع ۲۶۲/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۲۹۸، ضعیف الترغیب)

42- حضرت نوح علیہ السلام نے ایام عید الفطر وعید الاضحیٰ کے سوا ہمیشہ روزہ رکھا۔ (ضعیف الجامع ۲۶۲/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۲۵۹)

43- حضرت نوح علیہ السلام نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو چھوڑ کر ہمیشہ روزہ رکھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے آدھی عمر روزہ رکھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ کے تین روزے رکھتے تھے۔ (ضعیف الجامع ۲۶۲/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۲۵۹)

44- روزہ آنتوں کو تنگ، موٹاپے کو کم اور بندے کو جہنم سے دور کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ایک دسترخوان ہے جسکی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل پر سے ان کا گزر ہوا ہے، اور اس پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔ (ضعیف الجامع ۲۸۵/۳)

45- روزہ جہنم سے حفاظت کرنے والی ڈھال ہے (ضعیف الجامع ۲۸۹/۳، ضعیف الترغیب)

46- روزے میں کوئی ریا کاری نہیں ہے، اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے: ”روزہ میرے لئے ہے اور اسکی جزاء بھی میں ہی دوں گا، کیونکہ بندہ میری خاطر ہی کھانا پینا چھوڑتا

ہے۔ (ضعیف الجامع ۲۹۰/۳)

47- روزہ آدھا صبر ہے۔ (ضعیف الجامع ۲۹۰/۳)

48- (شعبان کے آخری دن، خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے) ایک مہینہ جس میں ایک نفلی نیکی فرض کے برابر اور ایک فرض ستر فرضوں کے برابر ہے..... اسکا پہلا تہائی حصہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے نجات ہے..... (منکر) -

49- رمضان کو اس لئے رمضان کہا جاتا ہے کہ اس میں گناہ جلا دیئے جاتے ہیں۔ (الاحادیث

الموضوعه ص: ۹۱)

50- ایک دن کا نفلی روزہ رکھنے والے کو اگر زمین بھر کے برابر بھی سونا دے دیا جائے، تب بھی

اس کا حق پورا نہیں ہوتا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۲)

51- جس نے کسی غیر محرم عورت کو اتنا غور سے دیکھا کہ اس پر اسکے جسم کے کپڑوں کے اندر

سے اسکے اعضاء کا حجم واضح ہو گیا، اسکا روزہ ٹوٹ گیا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۳)

52- جس نے ذوالحج کے پہلے دس دنوں کے روزے رکھے، اسے ہر دن کے بدلے ایک ماہ

کے روزوں کا ثواب ملے گا اور یوم ترویہ [۸ ذوالحج] کے بدلے ایک سال کے روزوں کا اور یوم

عرفہ [۹ ذوالحج] کے بدلے دو سال کے روزوں کا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

53- جس نے یکم محرم اور ذوالحج کے آخری دن کا روزہ رکھا، اس نے سال کا اول و آخر روزہ

سے کیا، اللہ اسے اسکے پچاس سالوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

54- جس نے محرم کے پہلے نو دن کے روزے رکھے، اللہ اسکے لئے ایک مربع میل کا گھر ہوا

میں بنا دیتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

55- جس نے یوم عاشوراء [۱۰ محرم] کا روزہ رکھا، اللہ اسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب عطا کرتا

ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

56- اللہ نے بنی اسرائیل پر سال میں صرف ایک دن عاشوراء [۱۰ محرم] کا روزہ فرض کیا تھا، تم

بھی یہ روزہ رکھو، اور اس دن اپنے گھر والوں پر کھانے پینے میں وسعت کرو، اسی دن اللہ نے

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی تھی۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

57- جس نے رجب کے تین روزے رکھے، اسے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا، جس

نے سات روزے رکھے، اس پر اللہ جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دے گا، اور جو آٹھ روزے

رکھے، اسکے لئے اللہ جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے، اور جو پندرہ روزے رکھے، اللہ

اس کا حساب آسان کر دیتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۰)

58- رجب بڑا عظمت والا مہینہ ہے، جس نے اس کا ایک روزہ رکھا، اسے ہزار سال کے روزوں

کا ثواب ملتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۱)

59- جس نے رجب کا ایک دن کا روزہ رکھا، اسے ایک ماہ [ایک روایت میں ایک سال] کے

روزوں کا ثواب ملے گا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۱)

60- جس نے رجب کی ایک رات کا قیام اور دن کا روزہ رکھا، اللہ اسے جنت کے پھلوں میں

سے پھل کھلائے گا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۱)

61- جب رمضان آتا تو نبی ﷺ تمام اسیروں [قیدیوں] کو چھوڑ دیتے، اور ہر سائل کو کچھ نہ

کچھ ضرور دیتے۔ (العلل المتناہیة فی الاحادیث الواہیة ۳۹/۲)

62- جس نے شروع سے لیکر آخر رمضان تک باجماعت نماز پڑھی، اسے لیلۃ القدر سے حصہ مل

گیا۔ (الاحادیث الواہیۃ ۴۰/۲)

63- جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو ہر آسمان پر ایک منادی یہ آواز لگاتا ہے: ”کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اسکی توبہ قبول کی جائے؟ کوئی دعاء کرنے والا ہے کہ اسکی دعاء قبول کی جائے؟ کوئی مظلوم ہے کہ اسکی مدد کی جائے؟ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اسکی مغفرت کی جائے؟ کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسکا مطالبہ پورا کیا جائے؟“ اور فرمایا: ”ہر رات پورا مہینہ خود اللہ تعالیٰ یہ آواز لگاتا ہے: اے میرے بندو اور بندو! خوشخبری پاؤ، صبر کرو اور اس پر قائم رہو، قریب ہے کہ میں تم سے سختی ختم کر کے تم پر اپنا رحم و کرم کروں“۔ (الاحادیث الواہیۃ ۴۱/۲)

64- جب عید کے دن لوگ عید گاہ میں جمع ہوتے ہیں تو اللہ فرشتوں سے پوچھتا ہے: اے میرے فرشتو! جب کوئی مزدور اجرت کر کے فارغ ہو جائے تو اسکی جزاء کیا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! اسکی جزاء یہ ہے کہ انہیں انکی پوری پوری مزدوری دی جائے، اللہ کہتا ہے: یہ میرے بندے اور میرے بندوں کی اولاد ہیں، میں نے انہیں روزوں کا حکم فرمایا، انھوں نے میری اطاعت کی اور فریضہ پورا کیا، پھر ایک منادی آواز لگاتا ہے: اے امت محمد ﷺ! رشد و ہدایت کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (العلل ۴۳/۲)

65- جنت سارا سال ماہ رمضان کے لئے تجتی رہتی ہے..... اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! اپنے بندوں میں سے ہمارے شوہر بنا، جن سے ہم اپنی اور ہم سے وہ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ (الواہیۃ ۴۶/۲)

66- رمضان میں گناہ کرنے سے بچو..... رمضان میں نیکیاں بھی کئی گنا کی جاتی ہیں اور اسی طرح گناہ بھی کئی گنا کر دیئے جاتے ہیں۔ (الواہیۃ ۴۸/۲)

67- جس نے خاموشی کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا اور اپنے کان، آنکھوں اور تمام اعضاءِ جسم کو حرام اور جھوٹ سے بچایا، وہ قیامت کے دن اللہ کے اتنا قریب ہوگا کہ اسکا گھٹنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھٹنے سے چھوئے گا۔ (الواہیہ ۵۰/۲)

68- نبی ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو کسی کو سیکنی لگاتے دیکھ کر فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی اجازت فرمادی۔ (الواہیہ ۵۱/۲)

69- سیکنی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (الواہیہ ۵۲/۲)

70- جس نے [روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا] بوسہ کیا، جبکہ وہ بھی روزے سے ہے تو دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (الواہیہ ۵۳/۲)

71- حضرت ام سلمہؓ نے نفلی روزہ توڑ دیا، آپ ﷺ نے انھیں اسکی قضاء کرنے کا حکم فرمایا۔ (الواہیہ ۵۴/۲)

72- روزے دار کیلئے تحفہ تیل اور [بخور والی] انگیٹھی ہے۔ (الواہیہ ۵۵/۲)

73- جس نے روزہ رکھا، اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اسکے اعضاء اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، تمام اہل آسمان اسکے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! اسے جلد ہمارے پاس لے آ، ہم اسے دیکھنے کی مشتاق ہیں۔ (الواہیہ ۵۶/۲)

74- جس نے عید الفطر کے دن روزہ رکھا، اس نے گویا عمر بھر روزہ رکھا۔ (الواہیہ ۵۷/۲)

75- نبی ﷺ نے کبھی جمعہ کا روزہ نہیں چھوڑا۔ (الواہیہ ۵۹/۲)

76- جس نے کسی حرمت والے مہینے کی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے روزے رکھے، اللہ اسکے

لئے نو سال کی عبادت لکھ دیتا ہے۔ (الواہیۃ ۱۶۲/۲)

77- جنت میں رجب نام کی ایک نہر ہے، جس نے ماہ رجب کا ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ اسے اس نہر کا پانی پلائے گا۔ (الواہیۃ ۶۵/۲)

قارئین کرام !

ہم نے یہاں بعض روایات کے صرف معروف حصے ذکر کئے ہیں، جبکہ وہ احادیث لمبی ہیں، البتہ حوالہ جات درج کر دیئے ہیں، تاکہ بحث و تحقیق اور مراجعت کرنے والوں کیلئے آسانی رہے۔

ضعیف روایات کو دلیل بنا کر بیان کرنا تو اہل علم کے نزدیک جائز نہیں، البتہ انکے ضعف و کمزوری کو واضح کرنے کیلئے انکا بیان جائز ہے اور اسی ثانی الذکر مقصد کے تحت ہم نے درج بالا روایات ذکر کر دی ہیں، تاکہ انہیں معرض استدلال میں لانے سے گریز کیا جاسکے۔



۲ یہ مختصر مسائل زکوٰۃ فقہ السنہ محمد عاصم الحداد سے ماخوذ ہیں، جبکہ مصارف زکوٰۃ تفسیر احسن البیان

مختصر مسائل زکوٰۃ ۲

ارکانِ اسلام میں ایمان، نماز اور روزہ کے بعد زکوٰۃ دین اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم قرآن شریف میں کم و بیش اسی (۸۰) مرتبہ دیا ہے۔ زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے:

”بڑھنا“، ”پاک ہونا“، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وہ شخص کامیاب ہو گیا، جس نے اپنے آپ کو پاک کیا“۔ (الاعلیٰ: ۱۴)

قرآن شریف میں ہے:

۱۔ ”نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (سورۃ نور: ۵۶)
 ۲۔ ”اور جو زکوٰۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دراصل دینے والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔“ (سورۃ روم: ۳۹)

۳۔ ”اے نبی! تم انکے اموال سے زکوٰۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک کرو۔“ (سورۃ توبہ: ۱۰۳)
زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے حکم الہی:

۱۔ ”تباہی ہے، ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے، اور آخرت کے منکر ہیں۔“
 (سورۃ حم سجدہ: ۶-۷)

۲۔ ”جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخل سے کام لیتے ہیں، اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ انکے حق میں بہتر ہے، بلکہ یہ بہت برا ہے، اس بخل سے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں،

اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔“ (سورۃ آل عمران: ۱۸۰)
 ۳۔ ”در دناک سزا کی خوشخبری سنا دو، ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ ایسے سونے چاندی پر جہنم کی آگ دھکائی جائے گی پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا۔ لو اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزا چکھو۔“ (سورۃ توبہ: ۳۴-۳۵)

نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

”اس صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا۔ مظلوم کی بدعاء سے ڈرتے رہو، کیونکہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔“

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط:

زکوٰۃ فرض ہونے کی دو شرائط ہیں:

۱۔ وہ مال بہ قدر نصاب یا اس سے زیادہ ہو۔ نصاب سے مراد وہ کم سے کم مقدار ہے جو شریعت نے مختلف چیزوں کیلئے مقرر کی ہے۔

۲۔ اس پر ایک قمری (ہجری) سال گزر چکا ہو۔ البتہ زمین کی پیداوار پر ایک سال کی شرط نہیں۔ فصل کاٹنے اور صاف کر لینے کے ساتھ ہی ادا کی جائے۔ اسی طرح کانوں اور دبے ہوئے خزانوں کے لئے بھی ایک سال کی شرط نہیں۔

یہ ہر آزاد مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، جس میں مندرجہ بالا شرائط پائی جائیں۔ اگر مال کا مالک بچہ یا نا سمجھ آدمی ہو، تب بھی سرپرست پر فرض ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے۔ قرض اگر نصاب کے مال سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

مشترکہ کھاتہ (کمپنی):

☆ امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ: کسی پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہے جب تک ان میں سے ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب نہ ہو۔

☆ امام شافعیؒ: مشترک مال کا حکم ایک ہی شخص کے مال کا ہے۔

☆ وجہ اختلاف: نبی ﷺ کے ارشاد: ”پانچ اوقیہ (۵۰ = ۵۲ تولہ) سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔“ سے یہ واضح نہیں کہ آیا یہ حکم صرف اس وقت ہے، جبکہ مال صرف ایک ہی شخص کی ملکیت ہو، یا اس وقت بھی ہے جبکہ کئی شریک ہوں۔ بعض آئمہ پہلی صورت پر اور بعض دوسری پر متفق ہیں۔ اور دوسری ہی صحیح ہے، کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”زکوٰۃ کے ڈر سے نہ متفرق مال کو اکٹھا کیا جائے اور نہ اکٹھے کو الگ۔“ (صحیح بخاری)

اموال زکوٰۃ (جن پر زکوٰۃ فرض ہے):

- ۱۔ سونا اور چاندی (نقدی)
- ۲۔ مال تجارت
- ۳۔ زرعی پیداوار
- ۴۔ مویشی
- ۵۔ کان اور دبے ہوئے خزانے

وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے:

ذاتی استعمال کی اشیاء، ذاتی مکان یا مکان کی تعمیر کیلئے پلاٹ، ذاتی استعمال کی اشیاء (مثلاً کار، فرنیچر، فرج، حفاظتی ہتھیار یا مویشی خواہ کتنی ہی قیمت کے ہوں) پر زکوٰۃ نہیں۔

A۔ سونا اور چاندی: ان پر چالیسواں حصہ (۴۰٪ یا ۲۰۵۰٪) زکوٰۃ ادا کرے گا:

(۱) سونا: ساڑھے سات (۷۰۰) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲۰۵۰٪ زکوٰۃ ہے۔ جبکہ ملکیت میں ایک سال گزر جائے۔ اصل اعتبار وزن کا ہوگا، قیمت کا نہیں۔

☆ عورت کے زیورات کی زکوٰۃ: اگرچہ اس مسئلہ میں اختلافِ رائے ہے، لیکن علماء کے صحیح تر قول کے مطابق زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

(۲) چاندی: ساڑھے باون (۵۲.۵۰) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲.۵۰٪

زکوٰۃ ہے، جبکہ ملکیت میں ایک سال گزر جائے۔ اصل اعتبار وزن کا ہوگا قیمت کا نہیں۔

☆ نصاب کیا ہے؟: کیا استعمال کیلئے کوئی زیریں حد مقرر ہے؟ یا نصاب ہی حد ہے؟ سونے کا

نصاب ساڑھے سات (۷/۵۰) تولے۔ چاندی کا ساڑھے باون (۵۲/۵۰) تولے۔ ایک

سال گزرنے پر، ۲/۵۰٪ زکوٰۃ ہوگی۔ سونے اور چاندی کی قیمت کا اندازہ موجودہ بھاؤ (قیمت

فروخت) کے مطابق لگا کر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

B۔ مالی تجارت: مالی تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے:

C۔ زرعی پیداوار:

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ قرآن، سنت، اور اجماع امت، تینوں کی رو سے فرض ہے۔

۱۔ خود بخود سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عشر یعنی دسواں حصہ (۱۰٪) ہے۔

۲۔ مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا نصف عشر یعنی بیسواں

حصہ (۵٪) ہے۔

☆ فصل یا غلے کی اقسام: گندم، جو، کھجور، کشکاش، جوار، مکئی، باجرہ، چاول وغیرہ۔

D۔ غلوں اور پھلوں کا نصاب:

☆ غلوں اور پھلوں کا نصاب: جمہور کے نزدیک ۵ سق یعنی تقریباً ۲۵ کلوگرام کے برابر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غلوں اور پھلوں پر

۵۵ وق (۲۵ کلوگرام) سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔“ (صحیحین، سنن اربعہ، مسند احمد)

شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا اس پر اتفاق ہے کہ غلوں کا نصاب پانچ وق ۲۵ کلوگرام ہے، جبکہ وہ خشک ہو چکے ہوں اور انہیں چھلکوں وغیرہ سے صاف کر لیا گیا ہو۔

☆ غلوں اور پھلوں کی شرح زکوٰۃ:

زمین کے قدرتی ذرائع (بارش وغیرہ) سے سیراب ہونے پر عشر (دسواں حصہ) اور مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے پر نصف عشر (بیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو زمین آسمان (بارش، برف، اوس، اولے) یا قدرتی چشموں سے سیراب ہو، اس پر عشر اور دوسرے مصنوعی ذرائع سے سیراب کی جانے والی پر نصف عشر ہے۔“ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

☆ پھلوں کا عشر، بذریعہ خرس:

(خرس یعنی تخمینہ، اندازہ) پھل پک جائے تو توڑنے سے پہلے عشر کی مقدار کا پتہ کرنے کیلئے تخمینہ و اندازہ لگانا خرس کہلاتا ہے۔

☆ مولیٰ: حدیث میں زکوٰۃ کیلئے تین قسم کے جانوروں کا ذکر ہے۔

۱۔ اونٹ ۲۔ گائے (بھینس) ۳۔ بھیڑ بکری

۱۔ اونٹ:

حدیث: ”24 سے کم اونٹ ہوں تو ہر 5 اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ اور 25 اونٹ ہو جائیں تو ان پر ایک سال کی ایک اونٹنی“

نصاب: (۱) 4 اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں لایا کہ مالک خود دینا چاہے۔ (۲) 5 سے 9 اونٹوں

پرایک بکری۔ (۳) 10 سے 14 اونٹوں پر 2 بکریاں۔ (۴) 15 سے 19 اونٹوں پر 3 بکریاں۔ (۵) 20 سے 24 اونٹوں پر 4 بکریاں۔ (۶) 25 سے 35 اونٹوں پر ایک سال کی ایک اونٹنی۔ (۷) 36 سے 45 اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی جو تیسرے سال لگ چکی ہو۔ (۸) 46 سے 60 اونٹوں پر 3 سال کی ایک اونٹنی جو چوتھے سال لگ چکی ہو۔

(۹) 61 سے 75 اونٹوں پر 4 سال کی ایک اونٹنی، جو پانچویں سال میں لگ چکی ہو۔ (۱۰) 76 سے 90 اونٹوں پر 2 سال کی دو اونٹنیاں، جو تیسرے سال میں لگ چکی ہوں۔ (۱۱) 91 سے 120 اونٹوں پر 3 سال کی تین اونٹنیاں جو چوتھے سال میں لگ چکی ہوں۔

اور جب اونٹ 120 سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی زکوٰۃ ہوگی۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

۲۔ گایوں بھینسوں پر زکوٰۃ: (۱) 30 سے کم تعداد پر زکوٰۃ نہیں، لیکن 30 پر ایک سال کا بچھڑایا بچھیا۔ (۲) 40 پر 2 سال کا بچھڑایا بچھیا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۳۔ بکریوں اور بھیڑوں پر نصاب:

(۱) 40 سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ (۲) 40 سے 120 پر ایک بکری۔ (۳) 121 سے 200 پر 2 بکریاں۔ (۴) 200 سے 300 پر 3 بکریاں، 300 سے زائد ہر سو (100) بکریوں پر ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں۔ گدھوں، گھوڑوں اور خچروں پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، لیکن اگر تجارت کیلئے رکھے ہوئے ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

۴۔ کانیں اور معدنیات: ان پر 20% زکوٰۃ ہے، جو پائے جانے یا نکالنے کے ساتھ ہی ادا کرنی چاہئے نہ کہ ایک سال گزرنے کے بعد۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اور تقسیم:

- ۱۔ زکوٰۃ جلد از جلد ادا کرنی چاہیے۔ پیشگی بھی ادا کی جاسکتی ہے۔
- ۲۔ زکوٰۃ جہاں سے نکالے وہیں ادا کر دینی چاہیے۔ دوسری جگہ منتقل نہ کی جائے، ہاں اگر زیادہ ہو یا بچ جائے، تو دوسری جگہ بھیجی جاسکتی ہے۔ رسول کریم ﷺ دوسری جگہوں سے آیا ہوا زکوٰۃ کا مال اہل مدینہ یا مہاجرین میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

وہ لوگ جن پر زکوٰۃ حرام ہے:

- ۱۔ غنی اور مکتسب (تندرست کما سکے والا)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے۔ اسے اختیار ہے چاہے انکی مقدار زیادہ کرے یا کم۔“
 - ۲۔ نبی ﷺ کا خاندان۔
 - ۳۔ غیر مسلم۔ البتہ بعض شکلوں میں ممکن ہے، جن کا ذکر آگے ”مصارف زکوٰۃ“ میں آ رہا ہے۔
 - ۴۔ بیوی۔ (شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا)
 - ۵۔ اباؤ و اجداد اور اولاد و احفاد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔
- وہ لوگ جن کو زکوٰۃ اور صدقہ دینا دوسروں کی نسبت افضل ہے:

۱۔ شوہر

- ۲۔ والدین اور اولاد کے سوا دوسرے رشتہ دار، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کسی تنگ دست رشتہ دار پر کیا جائے۔“ (مختصر از فقہ السنہ، محمد عاصم)

زکوٰۃ کے مصارف و مقامات:

مصارف زکوٰۃ آٹھ (۸) ہیں، جن کا ذکر سورۃ التوبہ، آیت ۶۰ میں آیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ فقیر: ۲۔ مسکین: یہ دونوں باہم قریب قریب ہی ہیں، حتیٰ

کہ ان کا ایک دوسرے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ تاہم دونوں میں یہ بات قطعی ہے کہ جو شخص حاجت مند ہو اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے وسائل سے محروم ہو، اسے فقیر و مسکین کہا جاتا ہے۔ فقیر سے مسکین قدرے بہتر حیثیت رکھنے والا ہوتا ہے اور وہ دست سوال بھی دراز نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی شکل ایسی بناتا ہے کہ لوگ اسے کچھ دیں، جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔

۳۔ عاملین: حکومت کے وہ اہل کار جو زکوٰۃ جمع کرنے، اسے تقسیم کرنے اور اس کا حساب کتاب رکھنے پر مامور ہوتے ہیں۔ ان کی اجرت یا تنخواہیں مال زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہیں اور وہ انکے لئے حلال ہے، چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔ البتہ نبی ﷺ نے اپنی ذات اور اپنے خاندان (بنی ہاشم) پر اس مد میں بھی زکوٰۃ منع قرار دی ہے۔

۴۔ مؤلفۃ القلوب: {1} وہ کافر جو اسلام کی طرف کچھ مائل ہو، اور اسکی مدد کرنے سے اسکے مسلمان ہو جانے کی توقع ہو {2} وہ نو مسلم افراد جنہیں ایسی امداد اسلام پر مضبوط کر دینے کا باعث بن سکتی ہو {3} وہ افراد جنہیں امداد دینے کی صورت میں یہ امید ہو کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں گے، یوں مسلمانوں کو کفار سے تحفظ حاصل ہوگا۔ ☆ احناف کے نزدیک یہ مصرف ختم ہو گیا ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں، حالات کے مطابق ہر دور میں اس مصرف پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ گردنیں آزاد کرنا: غلام آزاد کرانے کیلئے زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے، وہ مکاتب ہو یا غیر مکاتب۔ امام شوکانی کے نزدیک اس میں کوئی فرق نہیں۔

۶۔ غارمین: وہ مقروض جو اہل وعیال کے نان و نفقہ کے سلسلہ میں زیر بار ہو گئے ہوں اور قرضہ ادا کرنے کیلئے نہ نقد رقم ہو، نہ کوئی چیز کہ جسے بیچ کر قرض ادا کر سکیں۔ دوسرے وہ ذمہ دار اصحاب ضمانت ہیں کہ کسی کی ضمانت دی اور پھر اسکی ادائیگی کے ذمہ دار قرار پا گئے۔ تیسرے وہ لوگ جو کسی فصل کے تباہ ہو جانے یا کاروبار کے خسارہ کی وجہ سے مقروض ہو گئے۔ ان سب کی امداد بھی مال زکوٰۃ سے کی جاسکتی ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ: جہاد و مجاہدین (نان و نفقہ و اسلحہ وغیرہ) پر خرچ کرنا۔ چاہے مجاہدین مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔ بعض احادیث کی رو سے حج و عمرہ بھی ”فی سبیل اللہ“ میں داخل ہے۔ اسی طرح بعض علماء کے نزدیک دعوت و تبلیغ دین اور نشر و اشاعت اسلام کے تمام شعبے بھی اسمیں شامل ہیں۔ کیونکہ اس سے بھی جہاد کی طرح، اعلائے کلمۃ اللہ ہی مقصود ہوتا ہے۔

۸۔ ابن السبیل: اس سے مراد وہ مسافر ہے، جو دوران سفر نقصان ہو جانے یا جیب کٹ جانے وغیرہ سے مستحق امداد ہو گیا ہو۔ چاہے وہ اپنے گھر یا وطن میں صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہو۔ زکوٰۃ کی رقم سے اسکی مدد کی جاسکتی ہے۔ (مختصر التفسیر احسن البیان، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، تفسیر سورہ توبہ: آیت ۶۰)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکۃ

وَاللّٰهُ الْمَوْقِیُّ

ابو عدنان محمد منیر قمر،

الحکمۃ الکبریٰ، النحر ۳۱۹۵۲ (سعودی عرب)

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
1 آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1396ھ 1976ء
2 رمضان المبارک۔	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	1241ھ 2000ء
(روحانی تربیت کا مہینہ)	بزم الہلال، طبع اول	1396ھ 1976ء
3 کشف الشبہات (توحید)	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	1422ھ 2001ء
4 مسنون ذکر الہی (مختصر)	الحاج علی محمد سعید الباقرین، شارجہ	1400ھ 1981ء
5 مناسک الحج والعمرة	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	1401ھ 1981ء
6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	شیخ محمد صالح الکندی، شارجہ	1981ء
7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	
8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ برڈین	1401ھ 1981ء
9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک	یونیورسٹی (برطانیہ) و (طبع دوم)	
10 دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	1401ھ 1981ء
11 وجوب عمل بالنسہ اور کفر منکر	الادارة الإسلامية۔ فیصل آباد	1402ھ 1982ء
12 تین اہم اصول دین اور شروط الصلوٰۃ	الادارة الإسلامية۔ فیصل آباد	1401ھ 1982ء
13 تین اہم اصول دین	الادارة الإسلامية۔ فیصل آباد	1403ھ 1983ء
2000ء تک (سات ایڈیشن)	دارالافتاء۔ الرياض طبع اول	1985ء
	المکتب التعاونی بالبدیعہ وغیرہ	1413ھ

14	قبولیت عمل کی شرائط (طبع اول)	روبی چیلرز۔ دبی	1411ھ 1991ء
	(طبع دوم)	المہتاب انٹر پرائزز۔ قطر	1412ھ 1992ء
	(طبع سوم)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
	<u>نام کتاب</u>	<u>شایع کردہ</u>	<u>تاریخ طباعت</u>
15	مسنون ذکر الہی (مفصل) طبع اول	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1981ء
	طبع دوم	”	1994ء
	طبع سوم	”	2001ء
16	سیرت امام الانبیاء (طبع اول)	مکتبہ ابن تیمیہ۔ قطر	1992ء
17	شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1993ء
18	سوئے حرم (حج وعمرہ)۔ طبع اول	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1989ء
	طبع دوم	”	1995ء
19	فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)۔ طبع اول	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1990ء
20	فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1414ھ 1999ء
21	فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	
22	فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)	زیر ترتیب	
23	رمضان المبارک واحکام روزہ	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1423ھ 2002ء
		توحید پبلیکیشنز، بنگلور انڈیا	
24	احکام زکوٰۃ و صدقات	زیر ترتیب	
25	جہاد اسلامی کی حقیقت	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
26	سود و رشوت	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
27	زنا کاری وفحاشی	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
28	چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال	”	تیار برائے طباعت
29	مقالات قمر	”	تیار برائے طباعت
30	گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول۔	”	1421ھ 2000ء

31	پچاس سوال و فتاویٰ احکام حیض کے	”	تیار برائے طباعت
32	محرمات (حرام امور)	”	تیار برائے طباعت
33	ممنوعات (نا جائز امور)	”	تیار برائے طباعت
	نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
34	لوطت واغلام بازی	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
35	انسداد زنا و لواطت کیلئے اسلام کی تدابیر	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
36	سورۃ فاتحہ فضیلت و مقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	تیار برائے طباعت
37	آمین۔ معنی و مفہوم، مقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
38	رفع الیدین، جانبین کے دلائل کا جائزہ	”	تیار برائے طباعت
39	درو شریف۔ فضائل واحکام	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	1422ھ 2001ء
40	ظہور امام مہدی، (طبع اول و دوم)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1423ھ 2002ء
41	مسائل قربانی و عیدین	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1423ھ 2002ء
42	الامام العلاء مابین باز	زیر کتابت	
43	الامام المحدث الالبانی	زیر کتابت	
44	نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وترو تہجد	علی فواد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1421ھ 2000ء
45	فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2000ھ 1421ء
	ضرورت جہاد		
46	اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی	”	1422ھ 2001ء
47	جمعہ مبارک۔ فضائل و مسائل	مسودہ تیار برائے طباعت	
48	نماز باجماعت کا حکم	مسودہ تیار برائے طباعت	
49	مباحات و مکروہات و مفسدات نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
50	تفسیر سورۃ الحجرات	مسودہ تیار برائے طباعت	
51	تمباکو نوشی	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	تیار برائے طباعت
52	دخول جنت کے تیس اسباب	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء

- 53 انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ 1421ھ 2001ء
- 54 مسائل واحکام طہارت (مفصل) مسودہ تیار برائے طباعت

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
	مسودہ تیار برائے طباعت	55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مقامات نماز
	مسودہ تیار، برائے طباعت	56 مسائل واحکام مساجد
	مسودہ تیار، برائے طباعت	57 نماز کیلئے مرد و زن کا لباس
	مسودہ تیار، برائے طباعت	58 وجوب نقاب (چہرہ کا پردہ)
	مسودہ تیار، برائے طباعت	59 اوقات نماز
	مسودہ تیار، برائے طباعت	60 مسائل واحکام آذان و اقامت
	مسودہ تیار، برائے طباعت	61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل و وضوء
1423ھ 2002ء	مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز	62 ننگے سر نماز
	مسودہ تیار، برائے طباعت	63 نماز میں عدم پابندی اور تارک نماز کا حکم
		64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔
	مسودہ تیار، برائے طباعت	65 آداب دعا (مقامات، اوقات وغیرہ)
	مسودہ تیار، برائے طباعت	66 حج مسنون (شار جئی وی سے نشر کردہ)
	مسودہ تیار، برائے طباعت	67 مسائل واحکام لباس و پردہ
1423ھ 2002ء	مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز	68 زیارت مدینہ منورہ (آداب واحکام)
1423ھ 2002ء	مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز	69 مختصر مسائل واحکام طہارت و نماز
1423ھ 2002ء	مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز	70 عید میلاد النبی ﷺ صحیح تاراج ولادت مصطفیٰ، جشن میلاد وفات پر

1423ھ 2002ء

مکتبہ کتاب وسنت

71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت

” ”

72 خطبات مسجد بنوی ﷺ

” ”

73 خطبات مسجد حرام

فہرستِ مطبوعاتِ توحید پبلیکیشنز

کتاب نمبر	عنوان	مصنف / مترجم
1	بدعات اور ان کا تعارف	تالیف: علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی
2	نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع نماز و تہجد	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
3	مختصر مسائل واحکام رمضان، روزہ اور زکوٰۃ	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
4	مختصر مسائل واحکام طہارت و نماز	تالیف: علامہ محمد صالح العثیمین ترجمہ: ابوعدنان محمد منیر قمر
5	زیارتِ مدینہ منورہ - احکام و آداب	تالیف: علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ترجمہ: ابوعدنان محمد منیر قمر
6	ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سے نماز	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
7	جشنِ عید میلاد النبی ﷺ؛ یومِ وفات پر!!	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
8	دنیوی مصائب و مشکلات؛ حقیقت، اسباب، ثمرات	تالیف: محترمہ شوانہ عبدالعزیز ترجمہ: شاہد ستار تقدیم و تہذیب و اضافہ: ابوعدنان محمد منیر قمر

